مکمل مدلل قرآنؐ حدیث کی روشنی میں

درود تاج
اور
گیارھویں شریف
کی
شرعی حیثیت

مؤلف
مفتی رحمت اللہ ''امین''

دار العلوم تعلیم القرآن للبنات ہریانہ روڈ ٹیوب ویل کورونہ پشاور
موبائل: 0306-5909372

مکمل مدلل قرآن و حدیث کی روشنی میں

درود تاج کی

شرعی حیثیت

اس رسالہ میں درودِ تاج، درودِ لکی، درودِ ناریہ

کے متعلق علمائے امت کے شاندار فتوے

مفتی رحمت اللہ آمین (باجوڑ ایجنسی)

حالاً پیشور خراسان ٹیوب ویل کورونہ دارالعلوم تعلیم القران

موبائل: 0345-9398043

قیمت ۱۲ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

مفتی صاحب ہمارے ہاں بعض لوگ دعاء گنج العرش، درود تاج، درود لکھی درود ناریہ وغیرہ بڑی عقیدت سے پڑھتے ہیں او اس کو بہترین عبادت سمجھتے ہیں تو کیا یہ ثابت ہیں؟

الجواب باسم ملهم الصواب

یہ اوراد ودرود خود ساختہ ہیں قرآن، حدیث، اور خیر القرون میں اس کا کوئی نام ونشان نہیں، سید الانبیاء کی زبان مبارک والے الفاظ جو خیر و برکت سے ہر گز خالی نہیں اس کو چھوڑ کر اپنی طرف سے درود بنانا اس کا مقصد یہ ہے کہ نعوذ باللہ رحمۃ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم والے درود ناقص ہے او آپ ﷺ کے الفاظ اتنے مبارک نہیں اور میری زبان والے الفاظ مبارک ہیں، اور نبی اکرم ﷺ کے الفاظ جامع نہیں جو میں ایجاد کرونگا وہ جامع ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک ثم وثم وثمہ = ۰

پھر اس پر بس نہ کرنہ بلکہ اپنے ایجاد کردہ درود کیلئے اپنی طرف سے وقت کی تعین کرنا، اور اس کے لیے اپنی طرف سے ثواب مقرر کرنا کہ درود تاج میں اتنا ثواب ہے، درود لکھی میں اتنا، درود نادیہ میں اتنا، تو اس کا مقصد یہ ہے کہ نعوذ بااللہ میں خود شارع ہوں جو ثواب جس درود کے لیے مقرر کرونگا اتنا ملے گا، اور خوب یاد رکھو کہ یہ کام یعنی شارع کے الفاظ چھوڑ کر اپنی طرف سے ایجاد کرنا مشرکین اور مبتدعین کا کام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ الاية بقرة ص ٥٩

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک میں تغیر کرنا جرم ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی سے کسی نے سوال کیا ہے = کہ کیا اذان کے ساتھ پہلے یا بعد میں کچھ کلمات کا اضافہ کرنے سے اذان شریعت کے مطابق ہو جاتی ہے = تو مولانا نے جواب دیا ہے = کہ شرعی اذان تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں مزید کلمات کا اضافہ جائزہ نہیں اور اضافہ کے بعد وہ اذان نہیں رہے گی بلکہ ایک نئے دین کی نئی اذان بن جائے گی۔ آپ کے مسائل ص ۱۶۱ ج ۲

اس طرح دوستوں درود میں اپنی طرف سے زیادۃ جائز نہیں = ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو ایک دعا، سکھائی جس میں یہ الفاظ تھے وبنبیک الذی ارسلت تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وہ دعاء صحابیؓ سے سنائی تو اسؓ نے وبنبیک الذی کی جگہ کہا و برسولک الذی ارسلت تو سید الانبیاء علیہ السلام نے سمجھایا کہ اپنی طرف سے الفاظ مت بنانا جو الفاظ میں نے فرمایا وہ حفظ کرو یعنی میں نے آپ کو وبنبیک لفظ کہا تھا آپؓ نے برسولک حفظ کیا ہے = فتاوی رحیمیہ ص ۸۲ ج ۲

بھائیو دوستوں نبی اور رسول دونوں الفاظ صحیح ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دونوں استعمال کرنا جائز ہیں اور دونوں میں کوئی گستاخی نہیں لیکن جو الفاظ سید الانبیاء نے بتائے اس میں تغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔

اذان میں تغیر بھی جائز نہیں

اس طرح بعض موذنین اذان میں یہ الفاظ کہتے ہیں حی علی خیر العمل تو اگر چہ یہ الفاظ بہترین ذات ہے لیکن نبی پاک سے منقول نہیں اس لئے علماء امت نے اس کو بدعت کہا ہے میں چند کتابوں کی عبارتیں پیش کردیتا ہوں۔

(۱) امام بیہقیؒ فرماتے ہیں: لم یثبت ھذا لفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما علم بلالاً

ابامحذورة ونحن نکرہ الذیادة فیه الخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ اور ابو محذورہؓ کو جو اذان سکھلائی اس میں کہیں یہ لفظ ثابت نہیں اور ہم بھی اسے ناپسند سمجھتے ہیں۔

(2) امام نوویؒ فرماتے ہیں شرح المھذب میں = ویکرہ ان یقال فی الاذان حی علی خیر العمل لانہ لم یثبت عن رسول اللہ ﷺ والذیادة فی الاذان مکروھة عندنا = یعنی حی علی خیر العمل لفظ مکروہ ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اور اذان میں کوئی کلمہ زیادہ کرنا مکروہ ہے =(یاد رہے کہ مکروہ سے مکروہ تحریمی مراد ہے)

(3) علامہ ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں فرماتے ہیں = ھم (ای الروافض) ذادوا فی الاذان شعاراً لم یکن یعرف علی عھد النبی ﷺ وھو حی علی خیر العمل

(4) البحر الرائق میں ہے = یکرہ ان یقال فی الاذان حی علی خیر العمل لانہ لم یثبت عن النبی ﷺ والذیادة فی الاذان مکروھة الخ ص ۲۷۵ ج ۱ اس طرح زیادہ تفصیل التعلیق الممجد علی موطا امام محمد ص ۸۲ میں موجود ہے تو جس طرح یہ صحیح الفاظ ہیں اور اس کی زیادہ اذان میں بدعت ہیں اس طرح صحیح درود چھوڑ کر خود ساختہ درود بنانا اور اس کے لئے فضائل بیان کرنا بدعت ہے بلکہ درود تاج میں شرک کے الفاظ موجود ہیں جو آگے بیان میں حوالوں کے ساتھ بیان کریں گے۔

اذان کے بعد دعاء میں زیادۃ حرام ہے

جس طرح درود تاج وغیرہ بدعت ہے اس طرح بعض لوگ اذان کے بعد دعاء میں والدرجۃ الرفیعۃ کی زیادہ کرتے ہیں اور یہ بدعت ہے۔

علامہ شامی اس کے متعلق فرماتے ہیں ابن حجر کے حوالہ سے کہ یہ الفاظ بے اصل ہے = وروی البخاری وغیرہ من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذا الدعوۃ التامۃ والصلواۃ القائمۃ ات محمداً ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود ن الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامہ وزاد البیہقی انک لاتخلف المیعاد وتمامہ

فی الامداد و الفتح = وقال ابن حجر فی شرح المنهاج وزیادة الدرجة الرفیعة وختمه بیا ارحم الراحمین لا اصل لهما .: شامی ص ۳۷۰ ج ۱

علامہ سخاوی بھی فرماتے ہیں کہ والدرجۃ الرفیعۃ ثابت نہیں =واما زیادة والدرجة الرفیعة المشهورة علی الالسنة فقال السخاوی لم اراه فی شئی من الروایات وزادالبیهقی فی روایة انک لا تخلف المیعاد و اما زیادة یا ارحم الرحمن فلا وجود لها فی کتب الحدیث (بذل المجهود ص ۳۰۲ ج ۱)

خیر الفتاویٰ میں فرماتے ہیں = تمام معتبر و مستند کتب حدیث میں یہ دعاء باین الفاظ منقول ہے اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلواة القائمة ات محمدن الوسیله والفضیلة وابعثه مقاما محمود نِ الذی وعدته بیہقی نے اس کے اخیر میں انک لا تخلف المیعاد کی زیادتی کی ہے =اخیر میں فرماتے ہیں مسنون الفاظ پر اضافہ کرکے پڑھنے سے دعاء مسنون کی برکت حاصل نہ ہوگی۔ص ۲۱۷ ج ۲۔ص ۲۱۸ ج ۲

شیخ عبدالحق بانی جامعہ حقانیہ بھی فرماتے ہیں کہ اس (منقولہ الفاظ) کے علاوہ اس دعاء میں دیگر الفاظ کی زیادتی بے اصل ہے ان کو نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر شیخ خلیل احمد السہارنفوری وغیرہ کے حوالہ نقل کرتے ہیں= حقانیہ ص ۶۱ ج ۳ = اعلاء السنن میں بھی اس کی مکمل تردید موجود ہے دیکھو اعلاء السنن ص ۱۲۸ ج ۲ = اختصاراً یہ حوالہ کافی ہیں =مولانا عبدالحمید سواتی فرماتے ہیں التبه ورزقنا شفاعته یوم القیامه کے الفاظ اس موضع پر اپنی طرف سے زائد نہ کیے جائیں کیونکہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں =نماز مسنون ص ۲۵۵

اللهم انت السلام والی دعاء میں زیادة بدعت ہے

اس طرح بعض قصہ گو ملان صاحبان فرض نماز کے بعد دعاء اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام =میں والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام بڑھا دیتے ہیں اور بعض تبارکت کے بعد وتعالیت بڑھا دیتے ہیں = حالانکہ یہ

حدیث میں زیادۃ ہے اور نبی اکرم ﷺ پر افتراء ہے اور اس وعید کا مصداق ہے = من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار (بخاری ص ۲۱ ج ۱ مسلم ص ۷ ج ۱) اور حدیث میں زیادۃ کی وجہ سے بدعت ہے۔

علامہ جزری اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ واما ما یزاد بعد قولہ ومنک اسلام من نحوہ الیک یرجع السلام فحینار بنا بالسلام وادخلنا دار السلام فلا اصل لہ بل مختلق بعض القصاص (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ ص ۲۵۸ ج طبعہ امدادیہ ملتان)

اذان میں لا الہ الا اللہ کے بعد زیادۃ بدعت ہے

بعض لوگ اذان میں لا الہ الا اللہ کے بعد اپنی طرف سے محمد رسول اللہ کہتے ہیں = اگر چہ محمد رسول اللہ کلمہ کا جزء ہے اور بہترین کلمات ہیں لیکن اس مقام میں سردار دو جہان سے ثابت نہیں لہذا بدعت ہے= مولانا عبدالحمید سواتی برادر مولانا سرفراز خان صفدر ربھی نماز مسنون ص ۲۶۴ میں کہتے کہ بعض لوگ لا الہ الا اللہ کے بعد اپنی طرف سے محمد رسول اللہ کہتے ہیں اس مقام پر یہ کہنا بھی تحریف اور بدعت ہے۔

اقامت یا اذان کے جواب میں ایک بدعت

بعض لوگ نماز کی اقامت میں اور اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے جواب میں درود شریف پڑھتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ سے اس مقام پر درود ثابت نہیں بلکہ جو الفاظ موذن کہے اسی کلمہ اور الفاظ کو دہرائے = نماز مسنون میں فرماتے ہیں نماز کی اقامت میں اور اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے وقت جواب میں اسی کلمہ کو دہرائے اس موقع پر درود نہ پڑھیں۔ حکم ایسا ہی ہے ص ۲۰۲ دوستوں اس طرح درود تاج ایک نئی بدعت ہے اس کے بجائے صحیح درود پڑھنا بدرجہ ہا افضل ہے۔

درود تاج ، دود لکھی ، ناریہ کے متعلق
علمائے دیوبند کا فتویٰ

مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں= جواب :۔ اس درود شریف کے جو کچھ فضائل بعض جاہل بیان کرتے ہیں بالکل غلط ہے اور اس کا مرتبہ بجز شارع علیہ السلام کے یہاں فرمانے کے معلوم ہونا محال ہے اور اس درود کی تالیف صدہا سال گزرنے کے بعد ہوئی ہے پس کس طرح درود کے اس صیغہ کو باعث ثواب قرار دے سکتے ہیں اور صحیح حدیثوں میں درود شریف کے جو صیغے آئے ہیں ان کو چھوڑنا اور اس میں بہت کچھ ثواب کی امید رکھنا اور اس کا ورد کرنا گمراہی کی بدعت ہے اور چونکہ اس میں کلمات شرکیہ بھی ہیں اندیشہ عوام کے عقیدہ کی خرابی کا ہے لہذا اس کا پڑھنا ممنوع ہے پس درود تاج کی تعلیم دینا اسی طرح ہے کہ عوام کو زہر قاتل دیدیا جائے کیونکہ بہت سے آدمی عقیدہ شرکیہ کے فساد میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶۲ طبعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۲ درود تاج محض لغوہ اور غلط ھے

صدر مفتی دار العلوم دیو بند مفتی محمود حسنؒ فرماتے ہیں=ابتداء معلوم نہیں کس نے ایجاد کیا ہے جو فضائل عوام جہال بیان کرتے ہیں وہ محض لغوہ اور غلط ہیں احادیث میں جو درود وارد ہیں وہ یقیناً درود تاج سے افضل ہیں نیز اس میں بعض الفاظ (مثلاً دافع البلاء والوباء والقحط و المرض) شرکیہ ہیں اس لئے اس کو ترک کنا چاہیے فتاویٰ رشیدیہ میں اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے = فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲۲ ج ۱= ص ۲۱۸ ج ۱= ص ۳۴۷ ج ۵= ص ۴۰۴ ج ۱۳

۳ مولا عبدالحیؒ لکھنوی کا فتویٰ

حضور سرور کائنات ﷺ کو باین معنیٰ" دافع البلاء کہنا کہ آپ کے ذریعہ سے بلاء دفع ہوتی ہے

درست ہے۔ اور باین معنی کہ آپ ﷺ خود استقلالاً بلا کو دفع کرتے ہیں درست نہیں ایسے الفاظ جو موہم شرک ہوں اور عوام میں مفسدہ کا باعث ہوں قابل اجتناب و احتراز ہیں۔ سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں درود بھیجنے کے لیے دوسرے صحیح درود شریف بہت ہیں ان کو ہی پڑھا جائے مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۹۲ ج ۲

٤ مفتی خیر محمد جالندھریؒ ٥ مفتی محمد عبداللہ ٦ مفتی عبدالستار کا فتویٰ

یہ بالا فتویٰ ان تین مفتیان کرام کا بھی ہے جو خیر المدارس ملتان کے مفتیان کرام ہے = بالا فتویٰ بعینہ خیر الفتاویٰ ص ۳۲۸ ج ۱ میں موجود ہے فانظر ھناک

۷ حافظ مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری کا فتویٰ

درود تاج کے الفاظ قرآن پاک اور حدیث شریف کے نہیں ہیں۔ اور صحابہؓ اور تابعین و سلف صالحین وغیرہ سے درود تاج پڑھنا ثابت نہیں ہے درود تاج سینکڑوں برس بعد کی ایجاد ہے۔ جس درود شریف کے الفاظ آنحضرت ﷺ نے اصحاب کرام کو سکھلائے ہیں (جیسے درود ابراہیمی وغیرہ) کوئی دوسرا درود جس کے الفاظ ایجاد کردہ ہوں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ سرور کائنات کی زبان مبارک سے صادر شدہ الفاظ اور کسی امتی کے ایجاد کردہ الفاظ کی برکت میں زمین آسمان کا فرق ہے آنحضرت ﷺ کے ایجاد کردہ اور تعلیم دیئے ہوئے الفاظ میں جو برکت اور کشش ہے وہ دیگر کلمات میں نہیں الخ فتاویٰ رحیمیہ ص ۸۲ ج ۲

دعاء گنج العرش، دعائے قدح، درود تاج کے متعلق بہترین تردید فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۳۵ ج میں موجود ہے اختصار کی وجہ سے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں فانظر ھناک = رحیمیہ ص ۳۹۴ ج ۱۰

۸ شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ الحنفی

ثم الدیوبندی کا فتویٰ

ضیاء النور ص۵۹ میں شیخ القرآن علامات علماء الدنیا کے متعلق فرماتے ہیں = ومنها اختراعهم الالفاظ المشتبهة وتركهم الالفاظ المنصوصة قال تعالىٰ فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذى قيل لهم = فتراهم مولعين فى الدعاء بركة فلان والصلوٰة على النبى ﷺ بمالم ينص عليه مثل النداء اليه . يا رسول الله والصلوٰة بالالفاظ التى يسمونها درود تاج و فيها الخطاب للنبى ﷺ "يا دافع البلاء والوباء ، و كذالك اختراعهم الافعال فى الدين مثل القيام عند ذكر المولد (ضياء النور من احياء السنة ص ۵۹)

۹ مفتی محمد مفتی دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

ضرب مومن میں چھپنے والے شرعی مسائل کا معروف ومقبول سلسلہ آپ کے مسائل کا حل ص ۳۱۲ میں فرماتے ہیں (درود تاج ، دعاء گنج العرش ، درود لکھی ، درود ناریہ وغیرہ کے متعلق) کہ یہ اوراد و درود حدیث سے ثابت نہیں ، بلکہ درود ناریہ میں بعض الفاظ موھم شرک ہیں جبکہ درود تاج میں شرکیہ الفاظ بھی ہیں اس لئے ان کا پڑھنا صحیح نہیں الخ حاشیہ میں فرماتے ہیں

(۱۰) قال العلامہ الحصکفیؒ وکرہ قولہ فی دعاۂ بمقعد العز من عرشک

(۱۱) وقال العلامہ ابن عابدینؒ وحاصلہ انہ یوھم تعلق عزہ تعالیٰ بالعرش تعلقا خاص الخ ص ۳۹۷ ج ۶ ردالمحتار

(۱۲) مدرس دارالعلوم دیوبند رفعت قاسمی کا فتویٰ

درود تاج ، لکھی ، ناریہ اور نورنامہ کے متعلق مولانا مذکور نے مسائل شرک و بدعت میں مکمل

تردید کی ہے کتابوں کے حوالوں کے ساتھ مثلاً فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۹۸ ج ۲ بحوالہ ترمذی شریف ، فتاویٰ رشیدیہ ، مجموالبحار ، فتاویٰ محمودیہ وغیرہ ایک جگہ فرماتے ہیں = درود تاج کے فضائل جو جہلاء میں مشہور ہیں وہ بے اصل و بے بنیاد ہیں الخ مسائل شرک و بدعت ص ۵۳ ص ۵۴ (ایک جگہ سوال و جواب) سوال نورنامہ عہد نامہ ، دعاء گنج العرش ، درود تاج ، درود لکھی کی اصلیت کیا ہے؟ ان کی تعریفات درست ہیں یا مبالغہ؟ دوسرے ان کا ثبوت رسول ﷺ سے ہے یا لوگوں نے خود تالیف کیا ہے؟ ان کے پڑھنے کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟

جواب ان کی کوئی سند صحیح ثابت نہیں ، جو تعریفیں لکھی ہیں ، بے اصل ہیں بجائے ان کے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے ، درود شریف ، کلمہ شریف اور استغفار پڑھا جائے = مسائل شرک و بدعت ص ۱۲۰ ، ص ۱۲۱ مع حوالہ فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۹۴ ج ۱۰

(۱۳) مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن فرماتے ہیں = درود تاج کا پڑھنا ترک کردیں اور لفظ یا بھی غیر اللہ پر داخل نہ کریں اللہ کے نام کے ساتھ یا خاص ہے مگر درود شریف میں (جو منقول ہے) درست ہے = پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں درود تاج میں شرکیہ الفاظ ہیں اس لیے یہ بھی واجب الترک ہے = انہ فتاویٰ رشیدیہ = عزیز الفتاویٰ ص ۱۷۲

درود تاج وغیرہ سے بدرجہا افضل ترین درود

بندہ چند درود کے صیغے ذکر کردیتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت اور علماءِ امت کے معمول ہے۔ دیکھو یہ صیغے۔

درود پاک کے چالیس مسنون صیغے

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری ص۴۷۷ اخرجه ائمة ستة عن کعب بن عجرہؓ)

② اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(جلاءؒ کے بخاری مسلم، نسائی ص۱۹۰۔ عن کعب ابن عجرہؓ)

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری، حاکم، نسائی عن کعب ابن عجرہؓ ص۱۹۰)

④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری، مسلم، ابن ماجه عن کعب بن عجرہؓ)

(٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ.

(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی حمید الساعدی رضؓ)

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ.

(بخاری عن ابی سعید رضؓ)

(٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابن مسعود رضؓ)

(٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(نسائی)

(٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارِكْ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسند بزار عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ٭ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ ٭ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(مسند احمد، حاکم عن ابن مسعودؓ ص ۲۶۸)

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ٭ِالنَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(ابو داؤد، مشکوۃ شریف عن ابی ہریرہؓ)

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ ٭ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

(دار قطنی عن ابن مسعودؓ)

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ.

(احمد، ابن ماجہ عن ابن مسعودؓ)

(١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسند احمد والنسائی عن زید بن حارثہ رض)

(١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری،مسلم عن کعب بن عجرہ رض)

(١٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسلم،ترمذی،عن ابن مسعود رض)

(١٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ابو داؤد،نسائی عن ابی حمید الساعدی رض)

١٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ابو داؤد عن ابی ہریرہؓ)

١٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(نسائی، حاکم عن کعب بن عجرہؓ)

٢٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ.

(ادب مفرد عن ابی ہریرہؓ)

٢١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(حاکم عن ابن مسعودؓ)

٢٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
(مسلم عن ابن مسعودؓ)

٢٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
(نسائی عن طلحہؓ)

٢٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ.
(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعیدؓ)

٢٥ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
(احمد عن بریدةؓ)

٢٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
(احمد۔ ابن حبان)

٢٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری، مسلم ص ١٧٥ عن ابی حمید الساعدی رض)

٢٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(نسائی عن علی رض)

٢٩ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الصِّدْقَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(نزل ص ١٧١ طبرانی عن رویفع رض)

٣٠ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَغْبِطُهٗ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ.

(القول البدیع ص ٤٨)

٣١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

(القول البدیع ص ٤٧)

یہاں تک نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے حوالہ قول البدیع سے منقول ہیں

٣٣ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ابن ماجه ص٦٥ عن ابن مسعود رضی الله عنه موقوفا)

٣٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ، يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ، يَا مَامَنَ الْخَائِفِيْنَ، يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ، يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ، يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ، يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ، يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ، يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ، يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى، يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى، يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ، يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ، يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ، يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ، يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ.

(القول البديع ص٤٦ عن ابن عباس رضی الله عنه مرفوعا)

٣٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرٰهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرٰهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرٰهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرٰهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(شرح الشفاء ج ٢ ص ١٢٣، السعايه ص ٢٤٣ عن علي ؓ)

٣٥ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَأَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، كَمَا اٰتَيْتَ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى.

(القول البديع ص ٤٥ عن ابن عباس ؓ موقوفاً)

٣٦ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي

الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْاَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(القول البديع ص ٣٨)

(٣٧) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّا رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَهٗ۔

(مسند احمد ص ٣٣٧ ج ٣، مجمع الزوائد وابن سنی ص ٨٨)

(٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

(القول البديع ص ٤٧)

(٣٩) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مجمع الزوائد ص ٣٣٨ عن ابی الدرداء ؓ)

(٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

(الجلاء - القول ص ١٨٨)

قرآن و حدیث کی روشنی میں

گیارہویں شریف

کی شرعی حیثیت

مفتی رحمت اللہ آمین باجوڑی
موبائل: 0306-5909372

قیمت ۲۵ روپے

قیمت ۲۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

جناب مفتی صاحب ہر سال ماہ ربیع الثانی میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کی گیارھویں شریف کے نام سے "یوم وفات" بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب بعون اللہ تعالیٰ

بے شک، محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المتوفی ۵۶۱ھ ایک بڑے موحد بزرگ عالم تھے اور ہر قسم بدعات شرکیات پر سخت رد کرتے تھے، تو اسی شخصیت کی عظمت و محبت ایمان کی علامت ہے اور بے ادبی و گستاخی کرنا گمراہی کی دلیل ہے۔

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق میں انبیاء علیہم السلام کا رتبہ سب سے بڑا ہے اور انبیاء میں سب سے افضل آنحضرت ﷺ کی ذاتی گرامی ہے۔ پھر خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ، پھر عمر فاروقؓ، پھر عثمان غنیؓ اور پھر سیدنا علیؓ کا رتبہ ہے۔ ان کے بعد عشرہ مبشرہ (جن کے متعلق نبی ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے) ان کے بعد پھر بقیہ اہل بدر و اہل احد مہاجرین و انصار وغیر صحابہ کرام کا درجہ بدرجہ رتبہ ہے ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا ہے جو اولیائے کرام اور بزرگان دین شرف صحبت سے سرفراز نہیں ہیں وہ نہ صحابہ سے افضل ہیں اور نہ کسی صحابی کے برابر ہیں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (تابعی المتوفی ۱۸۱ھ) سے

دریافت کیا گیا کہ حضرت معاویہ (صحابی) اور عمر بن عبدالعزیزؒ (تابعی المتوفی ۱۰۱ھ) میں کون افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا قسم بخدا جو مٹی حضورﷺ کی معیت میں معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوئی ہے وہ عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے سو بزرگوں سے بہتر ہے۔ مثل ایما افضل؟ معاویه او عمر بن عبدالعزیز فقال و الله لغبار الذی دخل انف فرس معاویه مع رسول اللهﷺ خیر من مأة مثل ابن عبدالعزیز (فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۶۱)

حقیقت: مذکورہ کو بغور سوچئے کہ انبیاءؑ اور صحابہؓ جیسی مقدس ہستیوں کے "ایام وفات" منانے کی شریعت نے کوئی تاکید نہیں کی مثلاً سید الانبیاء کا یوم وفات یا میلاد منانا جائز نہیں (اس کی متعلق بندہ کی بہترین کتاب (عید میلاد النبی) کے مطالعہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے جس میں ۱۴۰ علمائے امۃ کے فتوے موجود ہیں) تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا یوم وفات منانے کا کیا مطلب؟ دن منانا ہر ایک کیلئے ممکن نہیں کیونکہ مراتب و درجات کا لحاظ کر کے سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور سال کے کل ایام تین سو ساٹھ ہیں اور ضرور کوئی ہفتہ کا دن انتقال کر لیا ہوگا کوئی اتوار کوئی پیر کوئی منگل الخ اور ہر ایک کا دن منانا ممکن اس لئے نہیں کہ تمام ایام وفات منانے کے لیے اور دن کہاں سے لائیں گے؟

اور انبیاءؑ و صحابہؓ کو چھوڑ کر ان سے کم اور نیچے کے درجہ والے بزرگوں کے دن منائے جائیں تو یہ انبیاءؑ اور صحابہؓ کے مراتب میں رخنہ اندازی کے برابر ہے جس

کو مرحوم حالی نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔ نبی کو جو چاہے خدا کر دکھائیں = اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں۔

اور یہ بات حدیث شریف کی بھی خلاف ہے۔ کہ ہر ایک سے معاملہ اس کے درجہ کے مطابق کرو = انزلوالناس منازلهم = تو انبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ چھوڑ کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارھویں منانا انبیاءؑ اور صحابہؓ کی گستاخی ہے جو حرام ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ رواج جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے اور اس کے بدعت ہونے میں ذرہ برابر شبہ کی گنجائش نہیں صحیح اور قابل تقلید طریقہ یہ ہے کہ بلا تداعی اور بلا کسی پابندی کے شب و روز کی اپنی مجالس میں انبیاءؑ اور صحابہ کرام اور اسی طرح بزرگان دین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہ اولیاء کا ذکر کیا جائے۔ یہ ہے انصاف کا قول اگر کوئی غور و فکر سے کام لے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کی تاریخ میں اختلاف

اس کے علاوہ واقعہ یہ ہے کہ شیخ صاحب کی تاریخ وفات میں بڑا اختلاف ہے "تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر" میں آٹھ اقوال بیان کئے ہیں۔ نویں ۹۔ دسویں ۱۰۔ سترھویں ۱۷۔ آٹھویں ۸۔ تیرھویں ۱۳۔ ۱۸ ساتویں ۷۔ گیارھویں ۱۱ ربیع الاول۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ صحیح دسویں ربیع الاول ہے۔ (بستان المناظر ص ۱۱۳)

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ کے خلفاء مُریدین و متبعین نے آپ کی تاریخ وفات اور دن و ماہ کی تعین کے ساتھ برسی اور یوم وفات منانے کا اہتمام نہیں کیا ہے۔ ورنہ تاریخ وفات میں اتنا شدید اختلاف نہ ہوتا۔۔۔۔ رہا ایصال ثواب تو جائز طریقہ

پر بلا تعین تاریخ ویوم و ماہ کے جب چاہے کر سکتے ہیں ہمیشہ کیلئے ایک ہی تاریخ متعین کرنا کہ کبھی بھی اس کے خلاف نہ کیا جائے تو یہ اپنی طرف سے زیادتی اور ایجاد فی الدین ہے۔

افسوس: فرائض و واجبات اور سنن کو نظر انداز کر کے بدعات وغیر ضروریات میں مشغول و مبتلا ہیں اور اس کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ خود فرماتے ہیں۔ المحروم رضا مولاہ من لم یعمل بما امر و اشتغل بما لم یومر به هذا هو الحرمان بعینه و الموت بعینه والطرد بعینه = یعنی اپنے آقا کی خوشنودی سے محروم ہے وہ شخص جو اس پر تو عمل نہ کرے جس کا اس کو حکم کیا گیا۔ اور جس کا آقا نے حکم نہیں دیا اس میں مشغول رہے یہی اصل موت ہے، یہی اصل مردودیت ہے (الفتح الربانی ص ۶۰۰ ۔ ۴۴۰ بحوالہ رحیمیہ ص ۷۷ ج ۲)

تو کیا گیارھویں کا حکم آقا نے کیا ہے؟ خلاف پیمبر کسے راہ گزید = کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

مشہور صحابی حذیفہؓ فرماتے ہیں: كل عبادة لم يتعبدها اصحاب رسول الله ﷺ فلا تعبدوها كتاب الاعتصام ص ۳۱۰ ج ۲) ہر وہ عبادۃ جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے نہیں کی وہ تم بھی نہ کرو۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں اتبعوا آثارنا ولا تبتدعوا فقد كفيتم (اعتصام ص ۵۴ ج ۱) تم ہمارے نقش قدم پر چلو اور بدعات ایجاد نہ کرو تمہارے لئے

ہماری اتباع ہی کافی ہے = تو کیا گیارھویں صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلے جائے؟

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں وَاَمَّا اهل السّنت و الجماعت فيقولون كل فعل وقول لم يثبت عن الصحابة فهو بدعة لانه لو كان خيراً لسبقونا اليه لانهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير الا وقد بادروا اليها (بحوالہ منهاج الواضح ورحیمیہ ص ۱۸۰ ج ۲)

علامہ احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں:۔ من عمل بلا اتباع سنة فباطل عمله (اعتصام ص ۱۱۴ ج ۱) یعنی جو بھی عمل اتباع سنت کے بغیر کیا جائے گا وہ باطل ہے = سفیان ثوری کا قولؒ ہے لا يستقيم قول و عمل ونية الابموافقة السّنة (تلبیس ابلیس ص ۹) یعنی کوئی قول اور عمل اور نیت درست نہیں جب تک کہ رسول مقبول ﷺ کی سنت کے موافق نہ ہو۔ شعر:

محمد کی غلامی دین احمد کی شرط اول ہے ۔ اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

گیارھویں کے متعلق مولانا رشید احمد گنگوھیؒ کا قول

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: یہ تعینات بدعت ضلالہ ہیں اور طعام میں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے اور جو بنام ان اکابر کے ہے تو داخل ما اهل به لغير الله میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقاید فاسدہ موجب کفر کے ہیں ان افعال کو کفر ہی کہنا چاہئے الخ

ایک جگہ فرماتے ہیں: تبارک ور جبی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل نہیں اور ایصال

ثواب بروح حضرت قدس سرہ درست ہے اور تعین تاریخ کہ پس پیش نہ کرے بدعت ہے (رشیدیہ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸)

مولانا اشرف علی تھانویؒ کا قول

فرماتے ہیں = دن مقرر کرنے یا گیارھویں نام رکھنے سے عوام کو اس لئے روکا جاتا ہے کہ ان کے عقائد فاسد ہوتے ہیں اور خواص کو اس لئے روکا جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے عوام کے عقائد فاسد ہو جاتے ہیں الخ (امداد الفتاویٰ ص ۳۰۱ ج ۵= اس طرح تفصیل بہشتی زیور میں بھی موجود ہے فانظِر هناک

مفتی اعظم مفتی شفیعؒ کا قول

فرماتے ہیں = ایصال ثواب جائز ہے بشرطیکہ گیارہویں کی تخصیص نہ کرے (آگے فرماتے ہیں) اگر بڑے پیر صاحب ہی کے نام کی نذر ہے تو حرام ہے اگر کھانا مساکین کو بطور صدقہ کے خالصاً لوجہ اللہ کھلائے اور پھر اس کا ثواب پیر صاحب کو بخشے تو یہ کھانا حرام نہیں ہو گا لیکن خاص گیارھویں تاریخ کا تعین کر کے کھلانا اور اس کا التزام کرنا یہ بدعت و ناجائز پھر بھی ہوگا (امداد المفتین ص ۱۶۲ ص ۱۶۳)

مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ کا قول

سوال: ربیع الاول میں کونڈا اور محرم میں کھچڑا اور صنک گیارہویں وغیرہ بزرگوں کے نام پر کرنا اور قبروں پر چادریں چڑھانا کیسا ہے اور ایسا کرنے والا بدعتی وضال ہے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں الخ جواب: یہ

سب رسوم بدعت وضلالت ہیں اور مرتکب ان رسوم کا بدعتی ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اگر وہ ان رسوم کو نہ چھوڑے تو اس سے متارکت لازم ہے اور اگر عقائد ان کے کفر تک نہیں پہنچے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن اچھا نہیں ہے =عزیز الفتاویٰ ص ۱۳۰

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں

سوال اگر کوئی شخص منت کرے کہ اگر میری شادی ہو جائے تو بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کروں گا، آپ بڑے پیر ہیں دعا فرمائیں ۔ یا دوسرے شخص کے اولاد نہیں ہوتی وہ منت کرے کہ شہید کربلا آپ مقبولِ درگاہ ہو دعاء فرمائیں کہ اگر میرے فرزند ہو جائے تو میں آپ کے نام کا دلدل چڑھاؤ گا الخ

جواب: معصیت کی نذر شرعاً صحیح اور معتبر نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ لا نذر فی معصیة او کما قال علیه السلام - لہذا مذکورہ نذر صحیح نہیں ہیں اور نہ ان کا ایفا ضروری ہے اور کفارہ قسم کا ادا کرنا واجب ہے. (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۰۱ ج ۱۲)

مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کا قول

سوال: اگر دوست احباب یا رشتہ داروں کے یہاں سے گیارھویں کا کھانا یا محرم کا کھچڑا یا شب برات کا حلوہ یہ لوگ گھر بھیجدیں تو لینا جائز ہوگا یا نہیں اگر نہ لیں اور واپس کردیں تو رنجش ہونے کا خطرہ ہے الخ

جواب: اگر اس قسم کا کھانا پکانے والا غیر اللہ کو نفع و نقصان کا مالک سمجھتا ہے تو اس کا یہ فعل شرک ہے اور یہ کھانا حرام ہے، اس کا قبول کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ۔ اور اگر نفع نقصان کا مالک نہیں سمجھتا تو کھانا حرام نہیں مگر یہ فعل بدعت ہے ایسا کھانا لینے سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی جائے تاکہ بدعت کی اشاعت اور تائید کا گناہ نہ ہو (احسن الفتاویٰ ص ۳۸۲ ج ۱)

گیارھویں بدعت ھے اور ھنود سے لی گئی ھے

مفتی خیر محمد جالندھری استاذ العلماء ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں = مروجہ گیارہویں بدعت ہے۔ زمانہ سلف صالحین میں اس کا وجود نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں نے یہ رسم اہل ہنود سے لی ہے چنانچہ مشہور مورخ علامہ بیرونی لکھتے ہیں کہ ہنود کے نزدیک جو حقوق میت کے وارث پر عائد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ضیافت کرنا اور یوم وفات سے گیارہویں اور پندرہویں ۔الخ

مفتی محمودؒ بانی جماعت علمائے اسلام کا فتویٰ

سوال: ایک شخص گیارھویں کا دودھ اس نیت سے تقسیم کرتا ہے کہ اگر میں اس دودھ کو ہر گیارہویں تاریخ پر تقسیم نہیں کروں گا تو میری گائے بھینس مر جائے گی۔ اور پیران پیر صاحب ناراض ہو جائیں گے تو اس عقیدہ شرکیہ کے تحت وہ دودھ جو صدقہ فقراء و مساکین پر کرتا ہے وہ دودھ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ان تعینات و عقائد کے ساتھ جو دودھ تقسیم کیا جائے یہ ما اھل بہ

لغیر الله میں داخل ہے۔ اور اس کا استعمال غنی وفقیر ہر ایک کیلئے ناجائز اور حرام ہے = قال فی البحر الرائق ص ۲۹۸ ج ۲: و منها ان المنذورله میت والمیت لایملک ومنها ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالیٰ و اعتقاده ذالک کفر الخ پھر آگے مفتی صاحب فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت نقل کر دیتے ہیں = فتاویٰ مفتی محمود ص ۱۷۹ ج ۱ اس طرح ص ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں لیکن اس دن کی تخصیص کرنی اور اس دن کو ہی ثواب سمجھنا بدعت ہے۔

تلمیذ مولانا سرفراز خان صفدر مولانا مؤمن گل فرماتے ہیں گیارھویں بدعت ہے = بدعت اور بدعتی ص ۳۲۸

مدرس دارالعلوم مولا رفعت قاسمیؒ

فرماتے ہیں = اگر اس قسم کا کھانا پکانے والا غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھتا ہے تو اس کا یہ فعل شرک ہے اور یہ کھانا حرام ہے اور اس کا قبول کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں اور اگر نفع نقصان کا مالک نہیں سمجھتا تو کھانا حرام نہیں، مگر یہ فعل بدعت ہے الخ بحوالہ احسن الفتاویٰ ص ۳۸۲ ج ۱ فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۸٦ ج ۲ = فتاویٰ حدیثیہ ص ۳٦۱ رشیدیہ ص ۱۳۹ (مسائل شرک و بدعت ص ۱۹۳ ص ۱۹۴)

صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کا قول

سوال: گیارہویں شریف کی محفلیں بڑی دھوم دھام سے کرتا ہے، کھانا کھلانا، قصائد خوانی، مٹھائی تقسیم کرنا، بلند آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھنا وغیرہ کرنا کیسا ہے؟ ان کا کہنا ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے، اس کا کرنا اجر وثواب اور باعث برکت ہے

= کیا اس کا حکم کبھی اللہ کے رسول نے دیا ہے (۲) کیا خلفائے راشدین نے کیا ہے (۳) کیا صحابہ کرام نے کیا ہے (۴) کیا تابعین نے کیا ہے (۵) کیا تبع تابعین نے کیا ہے (۶) کیا ائمہ اربعہؒ میں سے کس نے کیا ہے (۷) کیا محدثین عظامؒ نے کیا ہے؟

الجواب: سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اس وقت تک دنیا میں تشریف ہی نہیں لائے تھے۔ آپ کی پیدائش مبارک بعد میں ہوئی۔ پھر یہ ان سے معتقدین حضرات ان کی گیارہویں کہاں کرتے = (۱) بالکل نہیں (۲) کبھی نہیں کیا (۳) کبھی نہیں کیا (۴) کبھی نہیں کیا الخ انتہاء مختصراً (فتاویٰ محمودیہ ص ۴۵۱ تا ص ۴۵۳ ج ۱۷) اس طرح زیادہ تفصیل ص ۹۷ تا ص ۹۹ میں دیکھ لو)

مروجہ گیارہیں بدعت ہے، زمانۂ سلفِ صالحین میں اس کا وجود نہیں تھا دیکھو یہ فتویٰ مفتی محمد اسحاق اور مفتی عبداللہ کا بھی ہے کما فی خیر الفتاوی ص ۵۵۶ ج ۱: اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ہنود کا رسم ہے = آئینہ المنہاج ص ۲۴۰

علامہ شامی فرماتے ہیں = کہ بدعت وہ ہے ما احدث علیٰ خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ ﷺ من علم وُ عمل اوحالِ بنوع شبہۃ واستحسانِ وجعل دینا قیماً وصراطا مستقیما = ردالمختار ص ۵۲۴ ج ۲)

بدعت وہ چیز ہے جو اس حق کے خلاف ایجاد کی گئی ہو جو رسول اللہ ﷺ سے اخذ کیا گیا ہو علم ہو یا عمل یا حال اور کسی شبہہ کی بناء پر اس کو اچھا سمجھ کر دین قیوم اور صراطِ مستقیم بنالیا گیا ہو = تو کیا گیارہویں شریف رسول اللہ سے اخذ کیا گیا

ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو یہ بدعت ہے۔

اور بعض حضرات بدعت شرعیہ کی تقسیم بدعت حسنہ و بدعت سیئہ کی طرف کرتے ہیں یہ درست نہیں البتہ بدعت لغویہ کی دو قسمیں ہوسکتی ہے۔

چنانچہ **حافظ ابن رجب** لکھتے ہیں

فکل من احدث شیئاً و نسبہ الی الدین ولم یکن لہ اصل من الدین یرجع الیہ فھو ضلالۃ والدّین برئیٌ منہ (الی قولہ) واماما وقع فی کلام السلف من استحسان بعض البدع فانما ذالک فی البدع اللغویۃ لا الشرعیۃ = جامع العلوم والحکم = المنھاج ص ۸۴ وکذا فی خیر الفتاویٰ ص ۵۵۷ ج ۱

حافظ مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ کا قول

مفتی صاحب طویل بحث کے بعد فرماتے ہیں = حقیقت مذکورہ کو بغور سوچئے کہ انبیاءؑ اور صحابہ جیسی مقدس ہستیوں کے ایام وفات منانے کی شریعت نے کوئی تاکید نہیں کی تو (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کا یوم وفات منانے کا کیا مطلب؟ دن منانا ہر ایک کیلئے ممکن نہیں کیونکہ مراتب و درجات کالحاظ کر کے سب سے پہلے انبیاء علیھم السلام اور صحابہؓ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور سال کے کل ایام تین سو ساٹھ ہیں تو تمام کے ایام وفات منانے کے لیے اور دن کہاں سے لائیں گے اور انبیاء وصحابہ کو چھوڑ کر ان سے کم اور نیچے کے درجہ والے بزرگوں کے دن منائے جائیں تو یہ انبیاءؑ اور صحابہؓ کے مراتب میں رخنہ اندازی کے برابر ہے الخ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۷۶ ج ۲)

مولانا یوسف لدھیانویؒ کا فرمان

اختلاف امۃ اور صراط مستقیم (ص ۱۸۸ ص ۱۸۹) میں فرماتے ہیں گیارہویں کی رسم ہر قمری مہینے کی گیارہویں رات کو حضرت محبوب سبحانی شیخ المشائخ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام پر جو کھانا تیار کیا جاتا ہے وہ "گیارہویں شریف" کے نام سے مشہور ہے اس سلسلہ میں چند امور لائق توجہ ہے۔-----

اول گیارہویں شریف کا رواج کب سے شروع ہوا؟ مجھے تحقیق کے باوجود اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی تاہم اتنی بات تو معلوم ہے کہ سیدنا شاہ عبدالقادر جیلانیؒ۔

(نور اللہ مرقدہ) جن کے نام کی گیارہویں دی جاتی ہے ان کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی اور نوے سال کی عمر میں ان کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا، ظاہر ہے کہ گیارہویں کا رواج ان کے وصال کے بعد ہی کسی وقت شروع ہوا ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ وتابعین۔ ائمہ دین خصوصاً امام ابوحنیفہؒ اور خود حضرت پیران پیرؒ اپنی گیارہویں نہیں دیتے ہوں گے؟

اب آپ خود ہی فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ جس عمل سے اسلام کی کم از کم چھ صدیاں خالی ہوں کیا اسے اسلام کا جز تصور کرنا اور اسے ایک اہم ترین عبادت کا درجہ دے ڈالنا صحیح ہوگا؟ اور آپ اس بات پر بھی غور فرما سکتے ہیں کہ جو لوگ گیارہویں نہیں دیتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ وتابعینؒ اور خود حضرت غوث پاک کے نقش قدم پر چل رہے ہیں یا وہ لوگ جو ان اکابر کے عمل

کے خلاف کرر ہے ہیں؟

اس ایصال ثواب میں چند خرابیاں

دوم: اگر گیارھویں دینے سے حضرت غوث اعظمؒ کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانا مقصود ہے تو بلاشبہ یہ مقصد بہت ہی مبارک ہے، لیکن جس طرح یہ ایصال ثواب کیا جاتا ہے اس میں چند خرابیاں ہیں۔

ایک یہ کہ ثواب تو جب بھی پہنچایا جائے، پہنچ جاتا ہے۔ شریعت نے اس کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں فرمایا، مگر یہ حضرات گیارھویں رات کی پابندی کو کچھ ایسا ضروری سمجھتے ہیں گویا خدائی شریعت ہے۔۔۔۔۔ اور اگر اس کے بجائے کسی اور دن ایصال ثواب کرنے کو کہا جائے تو یہ حضرات اس پر کسی طرح راضی نہیں ہوں گے۔ ان کے اس طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایصال ثواب مقصود نہیں، بلکہ ان کے نزدیک یہ ایک ایسی عبادت ہے جو صرف اسی تاریخ کو ادا کی جاسکتی ہے۔ الغرض ایصال ثواب کے لیے گیارھویں تاریخ کا التزام کرنا ایک فضول حرکت ہے۔ جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ اور اسی کو ضروری سمجھ لینا خدا اور رسول کے مقابلے میں گویا اپنی شریعت بنانا ہے۔

دوسرے گیارھویں میں اس بات کا خصوصیت سے اہتمام کیا جاتا ہے کہ کھیر ہی پکائی جائے حالانکہ اگر ایصال ثواب مقصود ہوتا تو اتنی رقم بھی صدقہ کی جاسکتی تھی۔ اور اتنی مالیت کا غلہ یا کپڑا کسی مسکین کو چپکے سے اس طرح دیا جاسکتا تھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوتی۔ اور یہ عمل نمود و نمائش اور ریا سے پاک ہونے کی وجہ سے

مقبولِ بارگاہ خداوندی بھی ہوتا، کھیر پکانے یا کھانا پکانے ہی کو ایصال ثواب کے لئے ضروری سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ اس کے بغیر ایصال ثواب ہی نہیں ہوگا۔ یہ بھی مستقل شریعت سازی ہے۔

تیسرے، ثواب تو صرف اتنے کھانے کا ملے گا جو فقراء و مساکین کو کھلا دیا جائے، مگر گیارہویں شریف پکا کر لوگ زیادہ تر خود ہی کھا پی لیتے ہیں یا اپنے عزیز و اقارب و احباب کو کھلا دیتے ہیں، فقراء و مساکین کا حصہ اس میں بہت ہی کم ہوتا ہے، اس کے باوجود یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جتنا کھانا پکایا گیا پورے کا ثواب حضرت پیران پیرؒ کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ بھی قاعدہ شرعیہ کے خلاف ہے، کیونکہ شرعاً ثواب تو اس چیز کا ملتا ہے جو بطور صدقہ کسی کو دے دی جائے۔ صرف کھانا پکانا تو کوئی ثواب نہیں۔

چوتھے: بہت سے لوگ گیارہویں کے کھانے کو تبرک سمجھتے ہیں حالانکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ جو کھانا خود کھا لیا گیا وہ صدقہ ہی نہیں۔ اور نہ حضرت پیران پیرؒ کے ایصالِ ثواب سے اس کو کچھ تعلق ہے اور کھانے کا جو حصہ صدقہ کردیا گیا اس کا ثواب بلاشبہ پہنچے گا لیکن صدقہ کو تو حدیث پاک میں ''اوساخ الناس'' (لوگوں کا میل کچیل) فرمایا گیا ہے، اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی آل کیلئے صدقہ جائز نہیں پس جس چیز کو رسول اللہ ﷺ ''میل کچیل'' فرما رہے ہوں اس کو ''تبرک'' سمجھنا، اور بڑے بڑے مالداروں کا اس کو شوق سے کھانا اور کھلانا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف نہیں؟ اور پھر اس پر بھی

غور فرمایئے کہ ایصال ثواب کے لئے اگر غلہ یا کپڑا دیا جائے کیا اس کو بھی کسی نے کبھی ''تبرک'' سمجھا ہے؟ تو آخر گیارہویں تاریخ کو دیا گیا کھانا کس اصول شرعی سے تبرک بن جاتا ہے۔

پانچویں: بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گیارہویں نہ دینے سے ان کے جان و مال کا (خدانخواستہ) نقصان ہو جاتا ہے، یا مال میں بے برکتی ہو جاتی ہے، گویا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے قطعی فرائض میں کوتاہی کرنے سے کچھ نہیں بگڑتا، مگر گیارہویں شریف میں ذرا کوتاہی ہو جائے تو جان و مال کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ ایک ایسی چیز جس کا شرع شریف میں اور امام ابوحنیفہؒ کی فقہ میں کوئی ثبوت نہ ہو جب اس کا التزام فرائض شرعیہ سے بھی بڑھ جائے اور اس کے ساتھ ایسا اعتقاد جم جائے کہ خدا تعالیٰ کے مقررہ کردہ فرائض کے ساتھ ایسا اعتقاد نہ ہو تو اس کے مستقل شریعت ہونے میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے؟ انا اللہ وانا الیہ راجعون

اور پھر اس پر بھی غور فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، ائمہ مجتہدین اور بڑے بڑے اکابر اولیاء اللہ میں سے کسی کے بارے میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ اگر ان اکابر کے لئے ایصال ثواب نہ کیا جائے تو جان و مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر حضرات پیران پیرؒ کی گیارہویں نہ دینے ہی سے کیوں جان و مال کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ہمارے ان بھائیوں نے اگر ذرا بھی غور و فکر سے کام لیا ہوتا تو ان کے

لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ وہ اپنے اس غلو سے حضرت پیران پیرؒ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

چھٹا ممکن ہے عام لوگ ایصال ثواب کی نیت ہی سے گیارہویں دیتے ہوں، مگر ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ گیارہویں حضرت پیران پیرؒ کے ایصال ثواب کے لئے نہیں دیتے۔ ایک بزرگ نے اپنے علاقے کے لوگوں کو ایک دفعہ وعظ کہا کہ دیکھو بھئی! گیارہویں شریف تو خیر دیا کرو مگر نیت یوں کیا کرو کہ ہم یہ چیز خدا تعالیٰ کے نام پر صدقہ کرتے ہیں اور اس کا جو ثواب ہمیں ملے گا وہ حضرت پیران پیرؒ کی روحِ فتوح کو پہنچانا چاہتے ہیں، اس تلقین کا جواب اُن کی طرف سے یہ تھا کہ ''مولوی جی! خدا تعالیٰ کے نام کی چیز تو ہم نے پرسوں دی تھی یہ خدا کے نام کی نہیں، بلکہ حضرت پیران پیرؒ کے نام کی ہے۔''

ان کے اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گیارہویں، حضرت شیخؒ کے ایصال ثواب کے لئے نہیں دے رہے۔ بلکہ جس طرح صدقہ و خیرات کے ذریعہ حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ خود گیارہویں شریف کو حضرتؒ کے دربار میں پیش کر کے آپ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہی راز ہے کہ وہ لوگ گیارہویں دینے نہ دینے کو مال و جان کی برکت اور بے برکتی میں دخیل سمجھتے ہیں۔ یہ حضرات اپنی بے سمجھی کی وجہ سے بڑے خطرناک عقیدے میں گرفتار ہیں۔ اختلافِ امۃ اور صراط مستقیم ص۱۹۱

پیران پیر کا فتویٰ بے نمازی کے متعلق

چہارم: جن لوگوں نے حضرت غوث اعظمؒ کی غنیۃ الطالبین اور آپ کے مواعظ شریفہ (فتوح الغیب) وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت شیخ امام احمد بن حنبلؒ کے پیرو تھے۔ گویا آپ کا فقہی مسلک ٹھیک وہی تھا جو آج سعودی حضرات کا ہے جن کو لوگ ''نجدی اور وہابی کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت شیخؒ اور ان کے مقتدا حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جو شخص نماز کا تارک ہو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اگر حضرت غوث اعظمؒ آج دنیا میں ہوتے تو ان لوگوں کو جو نماز روزہ کے تارک ہیں، مگر التزام سے گیارہویں دیتے ہیں شائد اپنے فقہی مسلک کی بناء پر مسلمان بھی نہ سمجھتے، اور یہ حضرات، نجدیوں کی طرح حضرت شیخ پر ''وہابی'' ہونے کا فتویٰ دیتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت پیران پیرؒ یا دوسرے اکابر کے لئے ایصال ثواب کرنا سعادت مندی ہے مگر گیارہویں شریف کے نام سے جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مذکورہ بالا وجوہ سے صحیح نہیں بغیر تخصیص وقت کے جو کچھ میسر آئے اس کا صدقہ کر کے بزرگوں کو ایصال ثواب کیا جائے۔ اختلاف امۃ ص ۱۹۱

اشرف الجواب میں گیارھویں کی عجیب تردید

اشرف الجواب میں عنوان ہے = شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارہویں منانے والوں کی غلطیاں ۔ اس روز لوگ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارہویں مناتے ہیں= اول= لاتتخدوا قبری عیداً (میری قبر کو میلہ نہ بنانا) سے اس کا

بھی رد ہو گیا، کیونکہ مثل یوم المیلاد وغیرہ کے یہ دن بھی متبدل ہو گیا، جب غیر متبدل یعنی قبر نبوی ﷺ کا عید بنانا حرام ہے، تو متبدل یعنی بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کا عید بنانا کیسے جائز ہوگا؟ دوسرے یہ تاریخ حضرت کے وفات کی کسی مورخ نے نہیں لکھی، نہ معلوم عوام نے گیارہویں تاریخ کس کشف والہام سے معلوم کرلی؟ بعض لوگ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر خود حضور ﷺ کی گیارہویں کیا کرتے تھے، تو اول یہ روایت ثابت نہیں، اس کا ثبوت دینا چاہیے، دوسرے اگر ہو بھی تو کیا شیخ صاحب کو رسول اللہ ﷺ کے برابر کرتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی گیارہویں چھوڑ کر بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کرتے ہو؟ یہ تو ان کے خلاف ہے، کیونکہ اگر بالفرض وہ رسول اللہ ﷺ کی گیارہویں کرتے تھے، تو وہ اس کو ہرگز گوارا نہ کر سکتے تھے کہ میرے بعد بجائے رسول اللہ ﷺ کے میری گیارہویں کی جائے، تیسرے اس میں عقیدہ بھی فاسد ہے کہ لوگ حضرت شیخ کو رسول اللہ ﷺ کے برابر سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا میلاد کرتے ہیں، تو بڑے پیر کی گیارہویں بلکہ بعض جگہ شیخ عبدالقادر صاحب کا میلاد بھی ہونے لگا، گویا بالکل ہی رسول اللہ ﷺ کے مساوی ہو گئے (اشرف الجواب تھانویؒ ص ۱۰۹، ص ۱۱۰)

عقائد کی خرابیاں

اور غضب یہ ہے کہ کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر گیارہویں نہ کریں گے تو بلا نازل ہو گی بڑی پیر صاحب ناخوش ہو جائیں گے، اور پھر نہ معلوم کیا

سے کیا کردیں گے؟ گویا نعوذ باللہ وہ مخلوق کو تکلیف دیتے پھرتے ہیں، نیز گیارہویں کرنے کو مال و اولاد کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں، اس میں شیخ صاحب کے ساتھ دنیا کیلئے تعلق رکھنا ہوا، یہ کیسی بے حیائی ہے کہ جس مردار کو وہ چھوڑ کر الگ ہوئے تھے، اس کے لئے ان سے تعلق کیا جائے، غرض گیارہویں کے اندر بھی محبت کا دعویٰ ہو تو کچھ قرآن پڑھ کر ان کی روح کو ثواب بخش دیا جائے یا بلا تعیین تاریخ غرباء کو کھانا کھلا دے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق ایک بے بنیاد حکایت

ایک حکایت مشہور کی جاتی ہے کہ آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی جس کا لڑکا مرگیا تھا کہ حضرت اس کو زندہ کردو، آپ نے فرمایا کہ اس کی عمر تو ختم ہو چکی اب زندہ نہیں ہوسکتا، وہ رونے لگی اور اصرار کرنے لگی، تو آپ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ اس لڑکے کو زندہ کردیا جائے وہاں سے خطاب ہو کر اس کی تقدیر میں حیات نہیں، اس لیے اب زندہ نہیں ہوسکتا، تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حق تعالیٰ سے کہتے ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے! یہ حق تعالیٰ سے باتیں ہورہی ہیں کہ حضرت آپ سے کہنے کی اسی لیے ضرورت ہوئی کہ اس کی تقدیر میں کچھ اور زندگی نہیں اگر ہوتی تو آپ سے کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر تو آپ مجبور ہو کر خود ہی زندہ کرتے (نعوذ باللہ منہ) وہاں سے حکم ہوا کہ پھر تقدیر کے خلاف تو نہیں ہوسکتا اس پر شیخ صاحب کو جلال آیا اور آپ نے قوت کشفیہ سے ملک الموت کو ٹٹولا (ڈھونڈا) کہ وہ کہاں ہیں؟ آخر نظر آئے تو دیکھا کہ ایک تھیلے میں

اس دن کے مردوں کی روحیں بھر کر لے جارہے ہیں ابھی تک ہیڈ کوارٹر نہ پہنچے تھے کہ شیخ نے ان کو ٹوکا ،اور کہا کہ بڑھیا کے لڑکے کی روح واپس کردو ،تم اس کو نہیں لے جاسکتے ۔ وہ انکار کرنے لگے ، آپ نے وہ تھیلا ان کے ہاتھ سے چھین کر ،کھول دیا ، جتنی روحیں تھی سب پھر پھر اڑ گئیں اور اس دن جتنے مردے مرے تھے ، سب زندہ ہو گئے تو شیخ صاحبؒ نے حق تعالٰی سے کہا کہ کیوں آپ اب راضی ہوگئے؟ ایک مردے کے زندہ کرنے پر راضی نہ ہوئے اب بہت جی خوش ہوا ہوگا ، جب ہم نے سارے مردوں کو زندہ کردیا ۔توبہ ،توبہ استغفراللہ کیا خدا کے ساتھ اس طرح گفتگو کرنے کی کسی کو مجال ہے؟ ولی درکنار پیغمبر کا بھی مجال نہیں۔

مگر یہ سب حکایتیں جاہلوں نے گھڑی ہیں اور ان کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ شیخؒ وہ کام کرسکتے ہیں جو خدا بھی نہیں کرسکتا ، بھلا کچھ ٹھکانا ہے اس کفر کا جب جاہلوں نے شیخؒ کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا ۔تو اگر حضور ﷺ کی نسبت آثار طبیعہ اور لوازم بشریہ کو ذکر نہ کیا جاتا تو نہ معلوم یہ لوگ حضور ﷺ کو کہاں پہنچاتے؟ فناء النفوس فی رضاء القدوس ص ۸ (اشرف الجواب ص ۱۱۰ ص ۱۱۱)

یا غوث الاعظم المدد ، پکارنا

خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے مدد مانگنا ، اولاد مانگنا ، بیمار کے لیے شفا طلب کرنا ، اہل قبور سے روزی مانگنا ، مقدمہ میں کامیابی کے لیے درخواست کرنا جائز نہیں بلکہ مشرکانہ عمل ہے اس لیے کہ عبادت اور طلب حاجت و استعانت فقط اللہ ہی کا

حق ہے = فتاویٰ رحیمیہ ص ۴۷ ج ۱۰ = بحوالہ مشکواۃ = فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۰ مسائل شرک و بدعت ص ۲۹

اور ان اعتقادات اور اعمال سے ایمان سلامت نہیں رہتا ، اس عقیدہ کو (غوث الاعظم وغیرہ سے مانگنے کو) فقہاء نے کفر لکھا ہے = فتاویٰ محمودیہ ص ۱۲۳ ج ۱۔

اولیاء کو حاجت روا سمجھنا شرک ہے

اکثر عوام اولیاء کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار میں ترقی ہو گی ، مال ، اولاد میں زیادتی ہوگی ہمارا رزق بڑھے گا ، اولاد کی عمر بڑھے گی ، اس لیے ہر مسلمان کو جاننا چاہئے کہ اس طرح عقیدہ محض شرک ہے تمام قرآن کریم اس عقیدہ کے ابطال سے بھرا پڑا ہے ، اور بعض لوگ زبردستی تاویل کرتے ہیں کہ ہم قادر مطلق ، عالم الغیب ، حق تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں سمجھتے ہیں مگر بزرگوں کا توسل جائز اور ثابت ہے = تو یہ لوگ توسل بالکل نہیں سمجھتے۔

یا شیخ عبدالقادر شیئاً لِلّٰہ پڑھنا

مذکورہ وظیفہ پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ شیخ عبدالقادرؒ ہر جگہ حاضر ناظر ، عالم الغیب وغیرہ وغیرہ شرعاً کسی طرح جائز نہیں ایسا عقیدہ حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور جو شخص کسی اور میں ان صفات کا عقیدہ رکھتا ہے فقہاء نے اس کی تکفیر کی ہے یا شیخ عبدالقادر کی جگہ یا ارحم الراحمین پڑھنا چاہئے اور اس کا مٹانا باعث اجر ہے = فتاویٰ محمودیہ ص ۷۵ ج ۲ نظام الفتاویٰ

ص ۵۲ ج ۱ = مسائلِ شرک و بدعت ص ۲۸ ۔

یا عبدالقادر جیلانیؒ یا علیؓ یا رسول اللہ مدد

یا حسن یا حسین یا شیخ عبدالقادر ، یا علی ، یا رسول اللہ مدد کہنا صاف شرک ہے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے یا کی لفظ غیر اللہ کو استعمال کرنا جائز نہیں = عزیز الفتاویٰ ص ۱۱۲ ص ۱۲۹ فتاویٰ مفتی محمود ص ۱۶۶ ص ۱۶۴ ، ص ۱۶۴ ، ص ۱۸۶ ج ۱ = مسائل شرک و بدعت ص ۲۵ تا ص ۲۸ فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۰۸ ج ۱ = ضیاء النور ص ۵۹ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۰۱ ص ۲۰۷ ۔ امداد الفتاویٰ ص ۳۸۴ ج ۵ = خیر الفتاویٰ ص ۱۴۱ ج ۱ = حقانیہ ص ۱۶۲ ص ۱۷۳ ص ۱۹۰ ج ۱ خود شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں فلا تذھبن بھمتک الی احد من خلقه فی معافاتک فذالک اشراک منک به لایملک معه فی ملکه احدشیئاً ، لاضارولانافع ولا جالب ولا مسقم ولا مبلی ولا معافی ولامبرئ غیره (ترجمہ) بلا دفع کرانے کے لیے اپنی ہمت اور اپنی توجہ کسی مخلوق کے پاس مت لے جاؤ کہ یہ خداوند تعالیٰ کا شریک بنانا ہے۔ کوئی شخص اس کے ساتھ اس کی ملک میں سے کسی چیز کا مالک نہیں ہے ، نہ نقصان و نفع پہنچانے والا نہ ہٹانے والا ، نہ بیمار و مبتلا کرنے والا ، نہ صحت و نجات دینے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں = الفتح الربانی م ۴۳ ص ۲۸۵ بحوالہ رحیمیہ ۱۰۹ = عالمگیری میں فرماتے ہیں : من قال ارواح المشایخ حاضرة یکفر = یعنی جو کوئی کہے کہ بزرگوں کی روحیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں وہ کافر ہے = بزازیہ مع عالمگیری ص ۳۲۶ ج ۳

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں =انبیاء مرسلین رالوازم الوھیت از علم غیب وشنیدن فریاد ہر کس و ہر جا قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند = یعنی انبیاء اور رسولوں کے لیے لوازمات الوھیت جیسے عالم الغیب ہونا اور ہر جگہ سے ایک کی فریاد سننا اور تمام مقدورات پر قدرت ثابت کرنا الخ (یہ عقیدہ باطل ہے) تفسیر فتح العزیز ص ۵۲

غرض یہ کہ یا رسول اللہ، یا غوث اعظم، یا علی وغیرہ اس عقیدہ سے کہنا کہ اللہ کی طرح یہ بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یا ہماری فریاد کو سنتے ہیں یا حاجب روا ہیں، جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ المدد کے متعلق بندہ کی مستقل کتاب بھی موجود ہے تفصیل کیلئے رجوع کریں۔